



تصنیف لطیف :-

قدس سرہ العزیز

اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

الزبدۃ الزکیۃ لتحريم سجود التحية

(حرمت سجدہ تعظیمی احادیث کی روشنی میں)

تصنيف لطيف: اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی

www.alahazratnetwork.org

پیش کش:

اعلیٰ حضرت نیت ورک

برائے:

www.alahazratnetwork.org

الزبدۃ الزکیۃ لتحريم سجود التحية	:	نام کتاب
اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی	:	تصنيف
راؤ فضل الہی رضا قادری	:	کمپوزنگ
راؤ ریاض شاہد رضا قادری	:	ٹائٹل و ویب لے آؤٹ
راؤ سلطان مجاہد رضا قادری	:	زیر سرپرستی

پیش کش:

www.alahazratnetwork.org

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

برائے:

www.alahazratnetwork.org

سنت و بدعت

اس سے قبل کہ بدعات کے خلاف امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی تحقیقات سامنے لائیں جائیں سنت اور بدعت کے مفہوم نیز سنت کی اہمیت اور بدعت کی خرابیوں کے بارے میں اسلامی تعلیمات سے آگاہی ضروری ہے تاکہ سنت کو اپنانے اور بدعت سے اجتناب کی راہ اختیار کی جاسکے۔

سنت کی تعریف:-

سنت کا لغوی معنی طریقہ اور راستہ ہے اور اصطلاحاً رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کا عمل اور طریقہ سنت کہلاتا ہے۔ اصول الشاشی میں ہے۔

والسنته عبارة عن الطريقة المسلوكة المرضية في باب الدين

سواء كانت من رسول الله صلى الله عليه وسلم او من

الصحابة. (۱)

www.alahazratnetwork.org

سنت دین میں وہ پسندیدہ طریقہ ہے جس پر عمل کیا گیا چاہے

وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا طریقہ و راستہ ہو یا صحابہ کرام کا۔

اہمیت سنت:-

سنت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سرکارِ دو عالم

ﷺ کی سیرت طیبہ کو امت کے لئے بہترین نمونہ قرار دیا۔ ارشاد خداوندی ہے۔

”بیشک تمہارے لئے رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں بہترین نمونہ ہے

“(۲)“

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

”بے شک بہترین کلام اللہ کی کتاب اور بہترین سیرت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

کی سیرت ہے۔ (۳)
بدعت کی تعریف:-

لغوی اعتبار سے ہر وہ نئی چیز بدعت ہے جس کی پہلی کوئی مثال نہ ہو لیکن شریعت کی اصطلاح میں جس کی اصل نہ پائی جاتی ہو وہ بدعت شریعت میں قابل مذمت ہے۔ علامہ عسقلانی لکھتے ہیں:-

والمراد بها ما احدث وليس له اصل في الشرع ويسمى في الشرع بدعة و ما كان له اصل يدل عليه الشرع فليس ببدعة فالبدعة في عرف الشرع مذمومة بخلاف اللغة فان كل شئ احدث على غير مثال يسمى بدعة سواء كان محموداً او مذموماً (۴)

(حدیث میں جو نئی بات کی مذمت کی گئی ہے) اس سے وہ نیا کام مراد ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو پس کوئی بدعت کہتے ہیں اور جس کی شریعت میں کوئی اصل ہو وہ بدعت نہیں پس شریعت کی اصطلاح میں بدعت مذموم ہوتی ہے بخلاف لغت کے کہ لغت میں ہر وہ چیز جس کی پہلے کوئی مثال نہ ہو بدعت ہے۔ محمود ہو یا مذموم

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

”بدانکہ ہر چہ پیدا شدہ بعد از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدعت است و آنچه موافق اصول و قواعد سنت اوست و قیاس کردہ شدہ است بر آں بدعت حسنہ گویند و آنچه مخالف آن باشد بدعت ضلالت خوانند و کلیت ”کل بدعة ضلالة“ محمول بر ایں است و بعض بدعتہا ست کہ واجب است چنانچہ تعلم و تعلیم صرف و نحو کہ بداں معرفت آیات و احادیث حاصل گردد و حفظ غرائب کتاب و سنت و دیگر چیز

ہائے کہ حفظ دین و ملت برآں موقوف بود و بعض مستحسن و مستحب مثل بنائے ربا طہا و مدرسہ ہا و بعض مکروہ مانند نقش و نگار کردن مساجد و مصاحف بقول بعض، و بعض مباح مثل فراخی در طعامہائے لذیذ و لباسہائے فاخرہ بشرطیکہ حلال باشند و باعث طغیان و تکبر و مفاخرت نشوند و مباحات دیگر کہ در زمان آنحضرت ﷺ نبودند، چنانکہ پری و غربال و مانند آن و بعض حرام چنانکہ مذاہب اہل بدع و ہوا برخلاف سنت و جماعت (۵)

معلوم ہونا چاہیے کہ جو کچھ نبی اکرم ﷺ کے بعد ظاہر ہوا بدعت کہلاتا ہے پھر اس میں جو کچھ سنت کے اصول و قواعد کے موافق اور اس پر قیاس کیا گیا ہو اس کو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو کچھ اس کے مخالف ہو اسے بدعت ضلالت کہتے ہیں ”کل بدعة ضلالة“ کا کلیہ اسی دوسری قسم کے ساتھ خاص ہے۔ بدعات حسنہ میں سے بعض کا اختیار کرنا واجب ہے جیسے علم صرف نحو کا لیکھنا تا کہ اس کے ذریعے آیات و احادیث کے معانی کی صحیح پہچان ہو سکے اسی طرح کتاب و سنت کے غرائب اور مشکل مقامات کا حفظ اور ذہن نشین کرنا اور دوسری بہت سی چیزیں اور علوم جن پر دین و ملت کی حفاظت موقوف ہے اور کچھ بدعات حسنہ مستحسن و مستحب ہیں جیسے سرائیں اور دینی مدارس تعمیر کرنا۔ لیکن بعض بدعات مکروہ ہیں جیسے بعض علماء کے نزدیک مسجدوں اور قرآن پاک کی جلدوں اور غلافوں کی زیبائش و آرائش اور ان کا نقش و نگار، بعض بدعات مباح ہیں جیسے کھانے پینے کی لذیذ چیزوں کی فروانی اور لباس فاخرہ زیب تن کرنا بشرطیکہ یہ چیزیں حلال اور جائز ذرائع سے حاصل ہوئی ہوں۔ نیز تکبر اور ایک دوسرے پر فخر کا باعث نہ بن رہی ہوں اسی طرح بعض اور چیزیں بھی مباح ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ

مقدسہ میں نہ تھیں جیسے آٹے کو چھانی سے چھاننا وغیرہ اور بعض بدعات حرام ہیں جیسے اہل بدعت وہو کے مذاہب باطلہ جو سنت و جماعت کے خلاف ہیں۔

بدعت کی برائی:-

ہر مسلمان کو سنت پر عمل پیرا ہونے اور بدعات سے اجتناب کی تعلیم دی گئی ہے بدعت کی مذمت میں سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں:-

من احدث فی امرنا هذا ماليس منه فهورد (۶)
جو شخص ہمارے دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے جو اس (دین) سے نہ ہو تو وہ

مردود ہے

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں

یعنی احداث کر دینے کے نیست در کتاب و سنت صریحا و نہ مستنبط از وے و نہ حکم
کر و بصحت وے کتاب وے پس شامل شدہ جماع و قیاس و مراد چیز است کہ مخالف
و غیر آں باشد۔ (۷)

جو اس دین سے نہ ہو، سے مراد ایسی نئی بات نکالنا ہے جو کتاب و سنت میں نہ تو
صراحتاً مذکور ہو نہ اس سے مستنبط ہو اور نہ کتاب نے اس کی صحت کی تصدیق کی
ہو۔ ہمارے اس بیان کے مطابق اس (دین) میں اجماع اور قیاس بھی داخل ہو
گیا غرضیکہ بدعت سے ہر ایسی چیز مراد ہے جو کتاب و سنت کے خلاف اور اس کو
بدلنے والی ہو۔

سنت و بدعت کے بارے میں اس گفتگو سے واضح ہوا کہ دنیوی اور اخروی فلاح، سنت پر عمل کرنے میں

مضر ہے جبکہ بدعت (بدعت سیدہ) کو اپنانا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی مول لینا ہے۔

تعظیمی سجدہ:-

اسلام نے غیر خدا حتیٰ کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی سجدہ ناجائز قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی کسی قسم کا سجدہ کرنا جائز نہیں سجدے کے لائق صرف اور صرف ذات باری تعالیٰ ہے ہے درحقیقت سجدے کی دو قسمیں ہیں۔

(1) سجدہ عبادت (یا تعبدی سجدہ) یہ سجدہ کسی دور میں بھی مخلوق کے لئے جائز نہیں رہا۔ کیونکہ یہ اس ذات کو کیا جاتا ہے جو معبود حقیقی ہو اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود ماننا شرک ہے جبکہ شرک کسی زمانے میں بھی جائز نہیں رہا۔

(2) سجدہ تحیت (یا تعظیمی سجدہ) یہ سجدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک مخلوق کے لئے جائز رہا ہے، کیونکہ اس کا مقصد مسجود الیہ کی تعظیم کرنا ہے اسے خدا یا معبود ماننا نہیں، حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے والدین اور بھائیوں نے سجدہ کیا، لیکن اب خاتم النبیین ﷺ کی شریعت میں کسی کو بھی سجدہ تعظیمی جائز نہیں۔

سجدہ تعظیمی کا حکم:- www.alahazratnetwork.org

بعض جہلاء اور خود ساختہ صوفیوں نے احکام شریعت سے نابلد ہونے کی بناء پر غیر خدا کے لئے تعظیمی سجدہ جائز قرار دیا اور اس ضمن میں حضرت آدم اور حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات سے استدلال کیا ہے۔ جبکہ بعض دوسرے حضرات نے غور و فکر سے عاری فتویٰ کی بنیاد پر سجدہ تعظیمی کو بھی شرک و کفر کے زمرے میں شامل کر لیا۔

حالانکہ دین کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ شرک اللہ تعالیٰ سے برابری کا نام ہے اور جب کسی مخلوق کو خدا اور معبود نہ سمجھا جائے شرک کیسے ہوگا۔

افراط و تفریط کے شکار ان فتاویٰ نے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کو احقاق حق کی جانب متوجہ کیا اور آپ نے اس موضوع پر ایک رسالہ مبارکہ ”الزبدة الزكية فى تحريم سجود التحية“ کے نام سے مرتب فرمایا جو درحقیقت ایک استفتاء کا جواب ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور قرآن پاک کی ایک آیت، چالیس احادیث مبارکہ اور ایک سو دس فقہی نصوص سے استدلال کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ غیر خدا کو سجدہ عبادت ہمیشہ سے حرام اور شرک رہا ہے اور اب بھی اس کا حکم یہی ہے جبکہ تعظیمی سجدہ حرام ہے اور اتنا شدید حرام کہ کفر کے قریب ہے۔
آیت مبارکہ:-

تعظیمی سجدہ کی حرمت پر امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکة والنبيين ارباباً
ایامرکم بالكفر بعد اذ انتم مسلمون (۸)
اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرا لو کیا تمہیں کفر کا حکم
دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کرام نے شان نزول کے حوالے سے بتایا کہ ایک صحابی نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے آپ کو سجدہ کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے انہیں منع فرمایا اس موقع پر آیت کریمہ نازل ہوئی، چنانچہ اس آیت کی رو سے نبی کریم ﷺ دیگر انسانوں بلکہ تمام مخلوق کے لئے سجدہ کرنے کی ممانعت کر دی گئی بعض مفسرین نے بتایا کہ اس آیت میں نجران کے عیسائیوں کا رد ہے جن کا دعویٰ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں حکم دیا کہ وہ ان کو اپنا رب تسلیم کریں، مفسرین کرام کے اقوال درج ذیل ہیں۔
حضرت سیدنا امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

بلغنی ان رجلاً قال یا رسول اللہ نسلم علیک کما یسلم بعضنا
علی بعض افلا نسجد لک قال لا ولكن اکرمو انبیکم و اعرفوا
الحق لاهله فانه لا ینبغی ان یسجد لاحد من دون اللہ فانزل اللہ
تعالیٰ ما کان لبشر . الی قوله بعد اذ انتم مسلمون (۹)

مجھے حدیث پہنچی ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم حضور کو بھی ایسے ہی سلام کرتے ہیں جیسے آپس میں کرتے ہیں کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں فرمایا نہ بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو سجدہ خاص حق خدا ہے اسی کے لئے رکھو اللہ کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں اس پر اللہ عز و جل نے یہ آیت اتاری۔
الاکلیل فی استنباط التزیل میں ہے

ففيه تحريم السجود لغير الله تعالى (۱۰)
اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ غیر خدا کو سجدہ حرام ہے۔
تفسیر جلالین میں یوں مذکور ہے۔

نزل لما قال نصارى نجران ان عيسى امرهم ان يتخذوه رباً
اولما طلب بعض المسلمين السجود له صلى الله عليه
وسلم (۱۱) www.alahazratnetwork.org

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نجران کے عیسائیوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ انہیں رب مانیں یا جب بعض مسلمانوں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو سجدہ کرنے کا مطالبہ کیا۔

اس کے علاوہ تفسیر بیضاوی، مدارک، ابوالسعود، کشاف، تفسیر کبیر، شہاب اور تفسیر جمل میں مفسرین حضرات نے اسی تفسیر کی تائید کی ہے پہلے سب پر دوسرے کو ترجیح دی ہے کہ مسلمانوں نے حضور ﷺ کو سجدہ کی درخواست کی اس پر آیت اتری۔ خود آیت کے آخر میں جو فرمایا گیا کہ ”کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو“ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مسلمان ہی مراد ہیں جو سجدے کے خواہش مند تھے، عیسائی مراد نہیں۔
تفسیر مدارک و کشاف میں ہے

بعد اذا نتم مسلمون يدل على ان المخاطبين كانوا

مسلمین وہم الذین استاذنوه ان یسجد له (۱۲)
بعد اذ انتم مسلمون کے الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مسلمان ہی
مخاطب ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ سے اجازت مانگی کہ آپ کو سجدہ
کیا جائے۔

تفسیر بیضاوی میں ہے۔

دلیل علیٰ ان الخطاب للمسلمین وہم المستاذنون یسجدوا له
(۱۳)

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمانوں کو ہی خطاب ہے اور انہوں
نے ہی آپ کو سجدہ کی اجازت مانگی تھی۔

تفسیر کبیر میں کشاف کا قول ہے نقل کر کے اسے ثابت و مقرر رکھا ہے (۱۴)

فتوحات میں ہے۔ www.alhazratnetwork.org

یقرب هذا الاحتمال قوله في آخر الآية بعد اذ انتم مسلمون
(۱۵)

آیت کے آخر میں اذ انتم مسلمون کے الفاظ اس احتمال کے قریب ہیں
عنایۃ القاضی میں ہے۔

هذه الفاصلة ترحج القول بانها نزلت في
المسلمين القائلين افلا نسجد لك (۱۶)

یہ وضاحت (ان کا مسلمان ہونا) اس قول کو ترجیح دیتا ہے کہ یہ آیت ان
مسلمانوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے عرض کیا کہ ہم آپ کو سجدہ نہ
کریں۔

تفسیر نیشاپوری میں بھی اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ (۱۷)

امام احمد رضا کی تحقیق:-

آیت کریمہ کی تفسیر اور شان نزول کے سلسلے میں آپ نے مفسرین کرام کے اقوال ملاحظہ فرمائے۔ ان اقوال کی روشنی میں ثابت ہوا کہ غیر خدا کو سجدہ جائز نہیں، چاہے وہ سید الانبیاء ﷺ کی ذات والاصفات ہی کیوں نہ ہو۔

لیکن آیت کریمہ اور اس کی تفسیر کو سامنے رکھتے ہوئے تین باتیں قابل غور ہیں۔

(۱) اگر اس سے سجدہ عبادت کی حرمت مراد لی جائے تو آیت کریمہ کے الفاظ ”ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون“ اس کی تائید کرتے ہیں کیونکہ تعظیم کا سجدہ کفر نہیں، لیکن یہ شان نزول کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو سجدہ کرنے کی اجازت چاہی تھی اور کسی صحابی کے بارے میں اس بات کا تصور تک نہیں ہو سکتا کہ وہ کفر و شرک کی اجازت چاہیں۔

(۲) اگر اس سے سجدہ تعظیم کی حرمت مراد لی جائے، جیسے ائمہ اربعہ کا شان نزول سے معلوم ہو رہا ہے تو یہ بات اس اعتبار سے صحیح نہیں کہ یہاں ”ایامرکم بالکفر“ فرمایا گیا اور تعظیمی سجدہ کفر نہیں لہذا ایسا سجدہ مراد ہوگا جو باعث کفر و شرک ہے۔

(۳) اگر اس کا شان نزول نجران کے عیسائیوں کا وہ قول ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کو اپنا رب مانیں، تو اس سے یہ خرابی لازم آتی ہے کہ ”ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون“ کے مطابق ان عیسائیوں کو مسلمان ماننا پڑے گا حالانکہ یہ صحیح نہیں۔

ان تمام باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے فرمایا ”اقول وباللہ التوفیق“ خطاب نصاریٰ پر انتہی مسلمون میں مجاز کی ضرورت ہے کہ نصاریٰ نجران کب مسلمان تھے؟ تو معنی یہ لینے ہوں گے ”ایامر ابناءکم الاولین بالکفر بعد اذ کانوا مسلمین“ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے اگلے باپ داداؤں کو جو ان کے زمانے میں دیں حق پر تھے، کفر کا حکم کرتے بعد اس کے کہ وہ ایمان لا چکے

تھے اور خطاب مسلمین پر کفر میں تاویل کی حاجت ہے کہ مسلمانوں نے ہرگز سجدہ عبادت نہ چاہا۔
اولاً:-

نہ یہ صحابہ سے منقول تھا (کہ) روز اول سے توحید کا آفتاب عالم آشکار فرما دیا تھا موافق، مخالف، نزدیک کا دور کا ہر شخص جانتا ہر گھر میں چرچا تھا کہ ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلا تے اور شرک کے برابر کسی شے کو دشمن نہیں رکھتے تھے تو کسی صحابی سے عبادت نبی کی درخواست اور وہ بھی خود نبی سے کیونکر متصور تھی۔ خصوصاً یہ سجدہ کی درخواست کرنے والے کون تھے۔ اجلہ صحابہ کرام حضرت معاذ بن جبل، حضرت قیس بن سعد و حضرت سلمان فارسی حتیٰ کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا کہ فصل احادیث میں آتا ہے۔

ثانیاً:-

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں یہی فرمایا کہ ایسا نہ کرو، یہ نہ فرمایا کہ تم عبادت غیر کی درخواست کر کے کافر ہو گئے۔ تمہاری عورتیں تمہارے نکاح سے نکل گئیں تو بہ کرو دوبارہ اسلام لاؤ پھر عورتیں راضی ہوں تو ان سے نکاح کرو۔
www.alhazratnetwork.org

ثالثاً:-

سب سے زائد یہ کہ مولیٰ تعالیٰ بھی خود اس آیت میں ان کو مسلمان بتا رہا ہے کہ تم مسلمان ہو کیا تمہیں کفر کا حکم دیں۔ (۱۸)

یہی وجہ ہے کہ امام محمد بن محمد حافظ الدین وجیز میں فرماتے ہیں۔

قوله الله تعالى 'مخاطباً للصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایامرکم
بالکفر اذ انتم مسلمون نزلت حین استاذنوا فی السجود لہ صلی
اللہ علیہ وسلم ولا یخفی ان الاستئذان لسجود التحیۃ بدلالة
بعداذ نتم مسلمون ومع اعتقاد جواز سجدة العبادة
لا یكون مسلماً فكيف يطلق علیہم بعد اذ انتم مسلمون (۱۹)

اللہ عزوجل نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا نبی تمہیں کفر کا حکم دیں بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو۔ یہ آیت اس وقت اتری جب صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرنے کی اجازت چاہی اور ظاہر ہے کہ انہوں نے سجدہ تحیت کی درخواست کی تھی اس دلیل سے کہ فرمایا ہے بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو اور سجدہ عبادت جائز مان کر مسلمان نہیں رہتا۔

جب اس سے سجدہ عبادت مراد نہیں بلکہ تعظیسی سجدہ مراد ہے تو لفظ کفر استعمال کرنے کی کیا وجہ ہے جبکہ سجدہ تحیت کفر نہیں اس بات کا جواب امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ یوں دیتے ہیں۔

”میں کہتا ہوں بعینہ یہی دلیل روشن کر رہی ہے کہ کفر سے کفر حقیقی مراد نہیں کہ کفر حقیقی کی درخواست کر کے بھی مسلمان نہیں رہتا پھر کیونکر فرمایا جاتا کہ اس کے بعد کہ تم مسلمان ہو“ (۲۰)

مزید فرماتے ہیں۔ www.alahazratnetwork.org

”امام خاتما الحفاظ نے دونوں شان نزول برابر رکھیں اور شک نہیں کہ ایک ایک آیت کے لئے کئی کئی شان نزول ہوتی ہیں اور قرآن کریم اپنے جمیع وجوہ پر حجت ہے جیسا کہ تفسیر کبیر، شرح مواہب زرقانی وغیرہ میں ہے۔ تو قرآن کریم نے ثابت فرمایا کہ سجدہ تحیت ایسا سخت حرام ہے کہ مشابہ کفر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ صحابہ کرام نے حضور ﷺ سے سجدہ تحیت کی اجازت چاہی اس پر ارشاد ہوا کیا تمہیں کفر کا حکم دیں۔ معلوم ہوا کہ سجدہ تحیت ایسی قبیح چیز ہے جسے کفر سے تعبیر فرمایا جب خود حضور ﷺ کے لئے سجدہ تحیت کا حکم یہ پھر اوروں کا کیا ذکر؟ واللہ الہادی (۲۱)

مندرجہ بالا تفصیل پر غور و فکر سے ہر غیر متعصب اور سلیم الطبع انسان امام احمد رضا بریلوی کی تحقیق اور

خدا داد فہم پر انہیں خراج تحسین پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ آپ نے مفسرین کرام کی عبارات کی تاویل کر کے واضح فرمایا کہ اگر اس سے سجدہ عبادت مراد لیا جائے تو معاذ اللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذوات مقدسہ طعن و تشنیع کا نشانہ بنتی ہیں اور اگر سجدہ تحیت مراد لیا جائے تو اس کا حکم کفر نہیں، لہذا مطلب یہ ہوگا کہ سجدہ تحیت ہی مراد ہے۔ لیکن وہ اتنا عظیم جرم ہے کہ اسے کفر کے مشابہ قرار دیا گیا۔

امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ نے سجدہ عبادت اور سجدہ تحیت میں فرق واضح کرتے ہوئے دونوں کا حکم بھی بیان فرمایا اور جو لوگ لاعلمی یا کسی دوسرے سبب سے سجدہ تحیت کو بھی شرک و کفر قرار دیتے ہیں وہ کتنے بڑے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

آپ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

”مسلمان! اے مسلمان! شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عز جلالہ کے سوا کسی کے لئے نہیں، اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجمالاً شرک کہہ سکتے ہیں کفر نہیں اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین۔ اس کے کفر ہونے میں اختلاف علماء دین ایک جماعت فقہاء سے تکفیر منقول اور عند التحقیق وہ کفر صوری پر محمول، ہاں مثل صنم و صلیب اور شمس و قمر کے لئے سجدے پر مطلقاً اکفار (حکم کفر)۔ جیسا کہ شرح مواہب وغیرہ کتب میں ہے۔

ان کے سوا مثل پیر و مزار کے لئے ہر گز ہر گز نہ جائز نہ مباح جیسا کہ زید کا ادعاء باطل نہ شرک حقیقی نا مغفور، جیسا کہ وہابیہ کا زعم باطل، بلکہ حرام ہے اور کبیرہ و فحشاء ”پس اللہ تعالیٰ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے“ باطل شرک پر تو وہی واقعہ حضرت آدم علیہ السلام اور مشہور جمہور پر واقعہ حضرت یوسف علیہ السلام دلیل کافی۔

محال ہے کہ مولیٰ عز و جل کبھی کسی مخلوق کو اپنا شریک کرنے کا حکم دے اور اگرچہ

پھر اسے بھی منسوخ فرمائے اور محال ہے کہ ملائکہ و انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی بھی کسی ایک آن کے لئے شریک خدا بنائے یا اسے رواں ٹھہرائے (۲۲)

احادیث مبارکہ:-

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے حرمت سجدہ تحیت پر چالیس احادیث مبارکہ پیش کی ہیں، آپ نے چالیس احادیث کا انتخاب اس بنیاد پر کیا ہے کہ حدیث شریف میں اربعین (چالیس احادیث) کی فضیلت آئی ہے۔

آپ نے حرمت سجدہ پر جن احادیث مبارکہ سے استدلال کیا ہے ان کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم ان احادیث پر مشتمل ہے جس میں غیر خدا کو سجدہ کرنے کی مطلقاً ممانعت ہے اور دوسری قسم میں وہ احادیث شامل ہیں جن میں قبر کی طرف سجدہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

پہلی قسم کی احادیث

www.alahazratnetwork.org

حدیث نمبر 1:-

عن ابی ہریرۃ قال جاء ت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ اخبرنی ما حق الزوج علی الزوجہ؟ قال لو کان ینبغی لبشر ان یسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذا دخل علیها لما فضله اللہ علیہا (۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ وہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ شوہر جب گھر میں آئے تو اسے سجدہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

عن انس بن مالک قال کان اهل بیت من الانصار وانه کان لهم جمل یسنون علیه وان الجمل استصعب علیهم (فذكر القصة الی قوله) فلما نظر الجمل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم خر ساجداً بین یدیه فقال له اصحابه یا رسول الله هذه بهیمة لا تعقل تسجد لک و نحن نعقل فنحن احق ان نسجد لک ، قال لا یصلح لبشر ان یسجد لبشر ولو صلح لبشر ان یسجد لبشر لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها من عظم حقہ علیها (۲۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری گھرانے کا اونٹ تھا جس پر وہ آب کشی کرتے تھے وہ بگڑ گیا (آگے واقعہ مذکور ہے) پس جب اونٹ نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا تو آپ کے سامنے سجدہ کر دیا گیا صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بے عقل جانور آپ کو سجدہ کرتا ہے اور ہم تو عقلمند ہیں، لہذا ہمیں اس بات کا زیادہ حق پہنچتا ہے کہ آپ کو سجدہ کریں آپ نے فرمایا کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے اگر یہ بات جائز ہوتی تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کے عظیم حق کے پیش نظر اسے سجدہ کرے۔

امام منذری فرماتے ہیں اس حدیث کی سند جید اور راوی ثقہ مشہور ہیں (۲۷)

حدیث نمبر 4:-

عن انس قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم حائطاً لانصار و معہ ابو بکر و عمر و فی رجال من الانصار و فی الحائط غنم

فقال هات السفار قال فجئني بالسفار فوضعه في راسه فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ادعوا لي صاحب البعير فدعى به
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الك هذا البعير قال نعم
فاحسن علفه ولا تشق عليه في العمل قال افعل قال فقال اصحابه
يا رسول الله بهيمة من البهائم تسجد لك تعظيم حقك فنحن
احق ان نسجد لك قال لو كنت امرا احدا من امتي ان
يسجد بعضهم لبعض لامرت النساء ان يسجدن لا زواجهن
(۳۱)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم ﷺ کی
خدمت میں بیٹھے ہوئے کہ ایک آنے والا آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ!
فلاں قبیلے کا آپ کشتی کا اونٹ بھاگ گیا (میں نے کہا) سرکار دو عالم ﷺ اٹھ
کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ!
اس اونٹ کے قریب نہ جائیں ہمیں ڈر ہے کہ آپ کو اذیت پہنچائے چنانچہ حضور
ﷺ اونٹ کے قریب ہو گئے اونٹ آپ کو دیکھتے ہی سجدہ ریز ہو گیا۔ پھر نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اونٹ کے سر رکھا اور فرمایا لو ہالاؤ
جب لو ہالا یا گیا تو آپ نے اس کے سر میں رکھ دیا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا
اونٹ کے مالک کو میری طرف بلاؤ جب وہ بلایا گیا تو آپ نے فرمایا یہ اونٹ
تمہارا ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اسے چارہ اچھی طرح دو اور
اس پر کام میں سختی نہ کرو اس نے عرض کیا ایسا ہی کروں گا حضرت ابن ابی اوفی
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک جانور آپ کے

حق کی عظمت کے پیش نظر آپ کو سجدہ کرتا ہے تو ہمیں آپ کو سجدہ کرنے کا زیادہ حق ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو حکم دیتا کہ وہ ایک دوسرے کو سجدہ کریں تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔

حدیث نمبر 6:-

عن یعلیٰ بن مرة قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم يوماً فجاء بعیر یرغو حتی سجد له فقال المسلمون نحن احق ان نسجد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو كنت امرأ احداً ان یسجد لغير الله تعالى لامرت المرأة ان تسجد لزوجها (۳۲)

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی اکرم ﷺ (باہر) تشریف لائے تو ایک اونٹ بولتا ہوا آیا یہاں تک کہ اس نے آپ کو سجدہ کیا تو مسلمانوں نے عرض کی ہمیں رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرنے کا زیادہ حق ہے (اس پر) آپ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

مطالع المرات میں ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے (۳۳)

حدیث نمبر 7:-

عن عائشة ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کان فی نفر من المهاجرین والانصار فجاءه بعیر فسجد له فقال اصحابه یا رسول الله تسجد لک البهائم والشجر فنحن احق ان نسجد لک فقال اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم ولو كنت امرأ احداً ان یسجد لا حد لا مرت المرأة ان تسجد لزوجها (۳۴)

حضرت عائشہ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ نے آکر آپ کو سجدہ کیا اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو جانور اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہمیں زیادہ حق ہے کہ آپ کو سجدہ کریں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی (رسول اکرم ﷺ) کی عزت کرو اور اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

حدیث نمبر 8:-

عن ثعلبة بن ابی مالک قال اشترى انسان من بنی سلمة جملاً ينضح عليه فادخله فی مرید فجرد کیمایحرم فی اللہ ینبغی للمرأة ان تسجد لزوجها (۳۵)

تخططه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر له ذلك فقال افتحوا عنه فقالوا انا نخشى عليك يا رسول الله قال افتحوا عنه ففتحوا فلما راه الجمل خرسا جداً فسبح القوم وقالوا يا رسول الله نحن كنا احق بالسجود من هذه البهيمة قال لو ينبغي لشئى من الخلق ان يسجد لشئى دون الله ينبغي للمرأة ان تسجد لزوجها (۳۵)

حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کام کاج کے لئے اونٹ خریدا پھر اسے باڑا میں داخل کیا لادنے کا وقت آیا تو جو

شخص بھی اس کے پاس جاتا اس پر حملہ کر دیتا رسول اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ سے ماجرا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا اس سے (دروازہ) کھول دو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ڈر ہے کہ یہ آپ کو نقصان پہنچائے، آپ نے فرمایا اسے آزاد کرو، چنانچہ انہوں نے کھول دیا جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو سجدے میں گر گیا اس پر قوم نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس جانور کی نسبت ہمیں زیادہ حق پہنچتا ہے کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ نے فرمایا اگر مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کے لئے اپنے خاوند کو سجدہ کرنا جائز ہوتا۔

حدیث نمبر 9:-

عن غيلان ابن سلمة الثقفي قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض ايام، فرأينا رجلاً من ذلك انا مضينا فنزلنا منزلاً فجاء رجل فقال يا نبي الله انه كان لي حائط فيه عيشى وعيش عيالى ولى فيها ناضحان فاغتلما على فمنعاني نفسيهما وحائطى وما فيه ولا يقدر احدا ان يدنو منهما فنهض نبي الله صلى الله عليه وسلم باصحابه حتى اتى الحائط فقال لصاحبه افتح فقال يا نبي الله امرهما اعظم من ذلك قال افتح فلما حرك الباب اقبلا لهما جلبة كخفيف الريح فلما انفرج الباب ونظر الى النبي صلى الله عليه وسلم بر كائهم سجدا فاخذ نبي الله بروسهما ثم دفعهما الى صاحبهما فقال استعملهما واحسن علفهما فقال القوم يا نبي الله تسجد لك البهائم فبلاء

اللہ عند نابک احسن حین ہدانا اللہ من الضلالہ و
استنفتدنا بک من المالك افلا تاذن لنا فی السجود لک فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان السجود لیس لی الا اللہی الذی
لا یموت ولو انی امر احداً من هذه الامة بالسجود لاحد لامرت
المرأة ان تسجد لزوجها (۳۶)

حضرت غیلان ابن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور ﷺ کے ہمراہ گئے تو ہم نے ایک عجیب بات دیکھی ہم چلتے چلتے ایک منزل پر اترے تو ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی یا اے اللہ کے نبی! میرا ایک باغ ہے جو میرا اور میرے اہل و عیال کا ذریعہ معاش ہے اس میں میری پانی لانے والے دو اونٹ تھے جو مست ہو گئے اور انہوں نے مجھے باغ میں جانے سے روک دیا ہے ہم میں سے کوئی بھی ان کے قریب نہیں جا سکتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ حتیٰ کہ باغ میں تشریف لائے اور باغ کے مالک سے فرمایا (دروازہ) کھولو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان کا معاملہ بہت سخت ہے آپ نے فرمایا کھولو جب اس نے دروازے کو حرکت دی تو وہ دونوں اونٹ ہلکی پھلکی ہوا کی طرح اس کی طرف متوجہ ہوئے جب دروازہ کھلا اور انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا تو بیٹھ گئے اور پھر آپ کو سجدہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سر سے پکڑ کر ان کو مالک کے حوالے کر دیا اور فرمایا ان سے کام لو لیکن چارہ اچھی طرح دو، صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کو جانور سجدہ کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے ہمیں بہت اچھا انعام دیا کہ گمراہی سے ہدایت عطا فرمائی اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے ہلاکتوں سے بچایا کیا

آپ ہمیں اجازت نہیں دیتے کہ آپ کو سجدہ کریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سجدہ کا حق حاصل نہیں ہے۔ سجدہ تو اس ذات کا ہوگا جو زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا اور اگر میں اس امت میں سے کسی کے لئے کسی کو سجدہ کی اجازت کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

حدیث نمبر 10:-

عن ابی عباس رضی اللہ عنہ ان رجلاً من الانصار کان له فحلان فاغتلبا فادخلهما حائطاً فسد علیهما الباب ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاراد ان یدعو له والنبی صلی اللہ علیہ وسلم قاعد و معه نفر من الانصار فقال یا نبی اللہ انی جئت فی حاجة وان فحلین لی اغتلبا فادخلتهما حائطاً دسدت الباب علیهما فاحب ان تدعونی ان یمنعوا منی فقال لا صحابه قوموا معنا فذهب حتی اتی الباب فقال افتح ففتح الباب فاذا احد الفحلین قریب من الباب فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بشئی اشد به راسه وامکنک منه فجاء بحطام فشد به راسه ثم مشیا الی اقصى الحائط الی الفحل الاخر فلما راه وقع له ساجداً فقال للرجل اتنی بشی اشد به راسه فشد راسه وامکنه منه فقال اذهب فانهما لا یعصیانک فلما رای اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذلک قال قالوا یا رسول اللہ هذین فحلین لا یعقلان سجداً ک افلا نسجد لک قال لا امر احد ان یسجد لا حد ولو امرت احداً ان یسجد لا حد لا امرت المرأة ان تسجد

لزوجها (۳۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک انصاری کے دو اونٹ تھے جو مست ہو گئے انہوں نے ان کو باغ میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تاکہ آپ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ کچھ انصار صحابہ کرام بھی تھے انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں ایک حاجت لے کر حاضر ہوا ہوں میرے دو اونٹ مست ہو گئے ہیں میں ان کو باغ میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو میرے قابو میں دے دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا ہمارے ساتھ اٹھو پھر آپ تشریف لے گئے یہاں تک کہ دروازے کے پاس پہنچے تو فرمایا کھولو اس نے دروازہ کھولا ایک دروازہ کھولا کہ قریب تھا اس نے حضور ﷺ کو دیکھتے ہی سجدہ کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز لاؤ جس کے ساتھ میں اس کا سر باندھ کر تمہارے کنٹرول میں دے دوں وہ ایک لگام لایا آپ نے اس کے ساتھ اس کا سر باندھ دیا پھر دیوار کی آخری جانب دوسرے اونٹ کی طرف تشریف لے گئے جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو سجدہ ریز ہو گیا آپ نے اس شخص سے فرمایا کوئی چیز لاؤ جس کے ساتھ اس کا سر باندھوں۔ پھر آپ نے اس کا سر باندھ کر اس شخص کے قبضے میں دے دیا فرمایا جاؤ یہ تمہاری نافرمانی نہیں کریں گے۔ جب صحابہ کرام نے یہ بات دیکھی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ دو اونٹ غیر عاقل ہیں انہوں نے آپ کو سجدہ کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کریں آپ

نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

حدیث نمبر 11:-

عن جابر رضي الله عنه قال خرجت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر وكان لا ياتي البراز حتى يتغيب فلا يرى فنزلنا بفلاة من الارض ليس فيها شجر ولا علم فقال يا جابر اجعل في ادواتك ماء ثم انطلق بنا قال فانطلقنا حتى لانرى فاذا هو بشجر تين بينهما اربع اذرع فقال يا جابر انطلق الى هذه الشجرة فقل يقل لك الحق بصاحبك حتى اجلس خلفكما فرجعت اليها فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم خلفهما ثم رجعتا الى مكانهما فركبا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله بيننا كما علينا الطير تظلنا فعرضت له امرأة معها صبي فقالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابني هذا ياخذ الشيطان كل يوم ثلاث مرار فقال فتناول الصبي فجعله بينه وبين مقدم الرحل ثم قال اخسأ عدو الله انا رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثاً ثم دفعه اليها فلما قضينا سفرنا مررنا بذلك المكان فعرضت لنا المرأة معها صبيها و معها كبشان تسوقهما فقالت يا رسول الله اقبل مني هديتي فوالذي بعثك بالحق ما عاد اليه بعد فقال خذوا منها واحد وردوا عليها الاخر قال ثم سرنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم بيننا كما علينا رؤسنا الطير تظلنا فاذا

اجمل ناد حتیٰ اذا كان بين سما طين خر ساجداً فجلس رسول
الله صلى الله عليه وسلم وقال على الناس من صاحب الجمل؟
فاذا فتيتہ من الانصار قالوا هولنا يا رسول الله قال فما شأنه قالوا
استقيننا عليه منذ عشرين سنة و كانت به شجرة فاردنا ان نخره
فنقسمه بين غلماننا فانفلت منا قال بيعونه قالوا لابل هولک يا
رسول الله قال امالا فاحسنوا اليه حتى ياتيہ اجله قال المسلمون
عند ذلك يا رسول الله نحن احق بالسجود لك من البهائم قال
لا ينبغي لشيء ان يسجد لشيء ولو كان ذلك كان النساء لا
زواجهن (۳۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ گیا اور آپ ﷺ کے لئے کس پوشیدہ مقام پر تشریف لے
جاتے پس دکھائی نہ دیتے ہم ایک کھلے میدان میں اترے جہاں کوئی درخت اور
آڑ وغیرہ نہ تھی۔ آپ نے فرمایا اے جابر اپنے برتن میں پانی ڈال لو۔ اور
ہمارے ساتھ چلو فرماتے ہم چلے حتیٰ کے نظروں سے اوجھل ہو گئے وہاں دو
درخت تھے جن کے درمیان چار ہاتھ کا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا اے جابر! اس
درخت کے پاس جا کر کہو دوسرے درخت کے ساتھ مل جائے تاکہ میں ان
دونوں کے پیچھے بیٹھ جاؤں۔ چنانچہ وہ اس درخت کی طرف گیا اور رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے پیچھے بیٹھے پھر دونوں اپنے اپنے مقام پر لوٹ گئے
ہم سوار ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے گویا ہمارے
سروں پر پرندے سایہ فگن تھے آپ کے سامنے ایک عورت پیش کی گئی جس کے

ساتھ ایک بچہ تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے اس بچے پر شیطان روزانہ تین بار حملہ کرتا ہے آپ نے فرمایا بچہ مجھے دو چنانچہ آپ نے اسے اپنے اور کجاوے کے درمیان رکھا اور فرمایا اے اللہ کے دشمن دور ہو جا میں اللہ کا رسول ہوں، تین بار فرمایا پھر بچہ اس عورت کو دے دیا جب ہم سفر مکمل کر چکے اور پھر وہاں سے گزرے تو عورت پیش کی گئی اس کے ساتھ اس کا بچہ اور دو مینڈھے تھے جنہیں وہ چلا رہی تھی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میری طرف سے یہ ہدیہ قبول فرمائیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا وہ (شیطان) پھر نہیں لوٹا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مینڈھا لے لو اور دوسرا اسے لوٹا دو۔ حضرت جابر فرماتے ہیں پھر ہم چلے اور حضور ہمارے درمیان تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے سایہ فگن تھے اچانک ایک چھوٹا ہوا اونٹ آگیا جب وہ وہاں پہنچا تو ان کے درمیان ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو فرمایا اس کے مالک کو حاضر کرو، چنانچہ کچھ انصاری نوجوان حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہمارا ہے آپ نے فرمایا اس کا کیا معاملہ ہے انہوں نے عرض کیا ہم بیس سال سے اس پر آب کشی کرتے ہیں یہ موٹا تازہ چربی والا ہے ہم اسے ذبح کر کے بچوں میں تقسیم کرنا چاہتے تھے تو ہم سے چھوٹ گیا آپ نے فرمایا اسے مجھے بیچو انہوں نے عرض کیا نہیں بلکہ وہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا ایسا نہیں تو اس سے اچھا سلوک کرو، یہاں تک کہ اسے موت آجائے۔ اس وقت مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ان جانوروں کی نسبت ہمیں زیادہ حق پہنچتا ہے کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ نے فرمایا کسی کو جائز نہیں کہ وہ کسی کو سجدہ کرے اور اگر

ایسا ہوتا تو عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کرتیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے منابہل میں فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے (۳۹)

امام قسطلانی رحمہ اللہ نے مواہب اللدنیہ میں (۴۰) اور علامہ قاسمی نے مطالع المرات میں فرمایا کہ اس

کی سند جید ہے (۴۱)

علامہ زرقانی نے فرمایا اس کے تمام راوی ثقہ ہیں (۴۲)

حدیث نمبر 12:-

عن ابی بريدة عن ابيه قال جاء اعرابی الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ قد اسلمت فارنی شیئاً ازدوبہ یقیناً فقال ما الذی ترید قال ادع تلک الشجرة ان تاتیک قال اذهب فادعها فاتاها الاعرابی فقال اجیبی رسول اللہ قال فمالت علی جانب من جوارئیهما ففعلت ما امرت فمالت علی الجانب الآخر فقطعت عروقها حتی اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت السلام علیک یا رسول اللہ فقال الاعرابی حسبی حسبی فقال لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجعی فرجعت فجلست علی عروقها و فروعها فقال الاعرابی ائذن لی یا رسول اللہ ان اقبل راسک ورجلیک ففعل ثم قال ائذن لی ان اسجد لک قال لا یسجد احد لاحد ولو امرت احد ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لعظم حقہ علیہا (۴۳)

حضرت ابن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں اسلام لا چکا ہوں،

مجھے ایسی چیز دکھائیں جس سے میرے یقین میں اضافہ ہو جائے۔ آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو اس نے عرض کیا اس درخت کو بلائیں کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے پاس جاؤ، اعرابی نے درخت کے پاس جا کر کہا تمہیں رسول اللہ ﷺ یاد فرماتے ہیں راوی کہتے ہیں وہ ایک طرف کو جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے پھر دوسری جانب جھکا تو اس طرف کے ریشے ٹوٹ گئے وہ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو۔ اعرابی نے کہا مجھے کافی ہے (دوبارہ کہا) آپ نے درخت سے فرمایا واپس چلے جاؤ چنانچہ وہ واپس چلا گیا اور اپنی جڑوں پر شاخوں سمیت کھڑا ہو گیا۔ اعرابی نے عرض کیا حضور ﷺ! مجھے اجازت دیں کہ آپ کے سر مبارک اور پاؤں کو بوسہ دوں آپ نے اجازت دے دی پھر عرض کیا مجھے اجازت ہے کہ آپ کو سجدہ کروں آپ نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے کو سجدہ نہ کرے اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدے کی اجازت دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کے حق کی بناء پر اسے سجدہ کرے۔

امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے (۴۴)

حدیث نمبر 13:-

عن عبد الله بن ابي اوفى قال لما قدم معاذ من الشام سجد النبي صلى الله عليه وسلم قال ما هذا يا معاذ قال اتيت الشام فوافقتهم يسجدون لاساقفتهم و بطارقتهم فوددت في نفسي ان نفعل ذلك بك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا تفعلوا

فانی لو کنت امراً احدا ان یسجد لغير الله لا مرت المراء قان
تسجد (۳۵)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ
شام سے واپس آئے تو انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کیا، آپ
نے فرمایا اے معاذ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں شام میں گیا تو ان لوگوں
کا دیکھا کہ اپنے پادریوں اور سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں تو میرے دل نے چاہا
کہ ہم بھی حضور کو سجدہ کریں آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو اگر میں کسی کو غیر خدا کے
لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کا حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اس حدیث کو ابن ابی حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور منذری نے اس کے صالح ہونے کی طرف

اشارہ کیا ہے۔ (۳۶)

حدیث نمبر 14:- www.alhazratnetwork.org

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ انه اتى الشام فرأى النصارى
يسجدون لا ساقفتهم ورهبانهم ورأى اليهود يسجدون لا
حبارهم وربانيهم فقال لاى شىء تفعلون هذا قالوا تحية لا نبيا
هم قلت فنحن احق نصنع نبينا فقال نبى الله صلى الله عليه
وسلم انهم كذبوا على انبيائهم كما حرفوا كتابهم لو امرت احداً
ان يسجد لاحدٍ لامرت المراء ان تسجد لزوجها من عظم حقہ
عليها (۳۷)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ شام میں گئے تو انہوں نے
عیسائیوں کو دیکھا کہ وہ اپنے پادریوں اور فقیروں کو اور یہودی اپنے عالموں اور

عابدوں کو سجدہ کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تم ایسا کیوں کرتے ہو، انہوں نے کہا انبیاء کرام کی تعظیم کے لئے، میں نے کہا تو ہمیں زیادہ حق ہے کہ اپنے نبی کے ساتھ یہ عمل کریں، تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں نے اپنے انبیاء کرام پر جھوٹ بولا جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی، اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کے عظیم حق کے پیش نظر اسے سجدہ کرے۔

حدیث نمبر 15:-

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ انہ لما رجع من الیمن قال یا رسول اللہ رایت رجلاً بالیمن یسجد بعضهم لبعض افلا نسجد لک قال لو کنت امراً بشراً یسجد بشراً لمررت المرأة ان تسجد لزوجها (۴/۸۰) www.alahazrat.net

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ یمن سے واپس آئے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے یمن میں کچھ لوگوں کو دیکھا وہ ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کریں، سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی انسان کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے تو عورت کا حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے سب راوی صحیح بخاری و مسلم میں سے ہیں تو جب یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں تو یقیناً یہ دو واقعے ہیں پہلی بار شام میں یہود و نصاریٰ کو دیکھ کر آئے اور حضور اقدس ﷺ کو سجدہ کیا۔ جس پر ممانعت فرمائی، دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے اب اپنے مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا یا اس وجہ سے کہ یہ یہود و نصاریٰ کی مخالفت کی وجہ سے، سرکار

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل تھا نبی کا احتمال سمجھا اور سجدہ نہ کیا صرف اجازت چاہی تو ممانعت فرمائی گئی۔
واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (۴۹)

حدیث نمبر 16:-

عن قيس بن سعد رضى الله عنه قال اتيت الحيرة فرأيتهم
يسجدون لمرزبانٍ لهم فقلت رسول الله صلى الله عليه وسلم
أحق أن يسجد له فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت
انى اتيت الحيرة فرأيتهم يسجدون لمرزبانٍ لهم فانت رسول
الله صلى الله عليه وسلم أحق يسجد لك قال أرايت لو مررت
بقبرى أكنت تسجد له قلت لا قال فلا تفعلوا لو كنت امراً واحداً
ان يسجد لاحدٍ لامرت النساء ان يسجدون لا زواجهن لما جعل
الله لهم عليهن من النكاح (۴۹)

www.alahazrat.org

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حیرہ (ایک مقام) میں گیا تو
لوگوں کو دیکھا کہ اپنے شہر یار کو سجدہ کرتے ہیں میں نے سوچا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اس بات کے زیادہ مستحق ہیں چنانچہ حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ
میں حیرہ گیا تو وہاں کے لوگ اپنے شہر یار کو سجدہ کرتے ہیں تو یا رسول اللہ ﷺ!
آپ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بتاؤ اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو اسے بھی سجدہ کرو گے
میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو ایسا نہ کرو اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی
دوسرے کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں، کیونکہ
ان کو ان عورتوں پر حق ہے۔

امام ابو داؤد نے اس حدیث کو سکوٹا حسن کہا اور امام حاکم نے تصریحاً کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے امام ذہبی نے اسے مقرر رکھا (۵۱)

حدیث نمبر 2117:-

ان احادیث میں حضرت مختارہ بن زید بن ارقم، سراقہ بن مالک بن جعشم طلق بن علی، ام سلمہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لو كنت امرأة احداً ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد

لزوجها (۵۲)

اگر مجھے کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ وہ اپنے

شوہر کو سجدہ کرے۔

حدیث نمبر 22:- www.alahazratnetwork.org

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کی روایت جس کا آیت کریمہ کے شان نزول کے سلسلے میں ذکر ہوا کہ ایک صحابی نے سجدے کی اجازت مانگی تو آیت کریمہ اتری۔

امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ نے اس کے ذیل میں تفسیر مدارک کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی کی روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو سجدہ کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں۔

وكان سجود التحية جائزاً ثم نسخ لقوله عليه السلام لسلمان

حين اراد ان يسجد له لا ينبغي لمخلوق ان يسجد لاحد الا لله

تعالیٰ (۵۳)

تعلیمی سجدہ جائز تھا پھر منسوخ ہو گیا کیونکہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے ان سے فرمایا
مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں۔

نیز انہوں نے تفسیر کبیر کے حوالے سے امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی روایت کے حوالے سے نقل
کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نصاریٰ کے سفیر کو اس بات سے روک دیا کہ وہ آپ سجدہ کرے۔
تفسیر کبیر میں یوں ہے۔

عن الثوري عن سماك بن هاني قال دخل الجاثليق على علي بن
ابي طالب فاراد ان يسجد له فقال له علي اسجد لله ولا تسجد
لي. (۵۴)

حضرت ثوری، حضرت سماک بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
نصاریٰ کا سفیر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے
آپ کو سجدہ کرنا چاہا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرو مجھے سجدہ نہ کرو۔

حدیث نمبر 23:-

عن انس بن مالك قال قال رجل يا رسول الله الرجل منا يلقي
اخاه او صديقه اينحنى له قال لا (۵۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول
اللہ ﷺ! ہم سے کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرتا ہے تو کیا وہ
اس کے لئے جھکے آپ نے فرمایا نہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے کچھ مختلف الفاظ سے اس مفہوم کی حدیث نقل کی ہے۔

عن انس بن ابی مالک رضی اللہ عنہ انہم قالوا یا رسول اینحنی
بعضنا لبعض اذا التقینا قال لا (۵۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ملاقات کے وقت ہم ایک دوسرے کے لئے جھک سکتے ہیں آپ نے فرمایا، ”نہیں“

دوسری قسم کی احادیث

یہ قسم ان احادیث پر مشتمل ہے جن میں قبر کی طرف سجدہ کرنے کی ممانعت ہے۔
حدیث نمبر 24:-

عن ابی مرثد الغنوی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا (۵۷)

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔

www.alahazratnetwork.org

حدیث نمبر 25:-

عن ابی عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلوا الی قبر ولا تصلوا علی قبر (۵۸)

حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو اور نہ قبر کے اوپر نماز پڑھو۔

حدیث نمبر 26:-

عن انس رضی اللہ عنہ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلوۃ الی القبور (۵۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔
علامہ مناوی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ (۶۰)

حدیث نمبر 27:-

عن ابی عباس قال قال رسول الله عليه وسلم الا لا یصلین احد
الی احد ولا الی قبر (۶۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سنو! تم میں سے کوئی ہرگز کسی دوسرے شخص یا قبر کی طرف رخ کر کے نماز نہ
پڑھے۔

حدیث نمبر 28:-

عن انس رضی الله عنه قال رانی عمر رضی الله عنه وانا اصلی
الی قبر فقال القبر امامکم فنهانی وخی رواية للوکیع قال لی
لقبر لا تصل الیه و فیہ رواية الفضل بن دکین فناداه القبر القبر
فتقدم و صلی وجاوز القبر (۶۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ نے مجھے ایک قبر کی طرف نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا تمہارے سامنے قبر
ہے چنانچہ آپ نے مجھے روک دیا۔ حضرت وکیع کی روایت میں ہے کہ مجھے فرمایا
قبر کی طرف نماز نہ پڑھو اور فضل بن دکین کی روایت میں ہے کہ انہوں نے مجھے
آواز دی (سامنے) قبر ہے ہے۔ چنانچہ وہ آگے بڑھے اور قبر سے تجاوز کر کے
نماز ادا کی۔

حدیث نمبر 29:-

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہا الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود و النصارى اتخذوا قبور انبیائہم مساجد أقالت ولو لا ذلک لا برز قبرہ غیر انہ خشى ان یتخذ مسجداً وفى رواية عنہا عنہ صلی اللہ علیہ وسلم اولیک شرار الخلق عند اللہ عزوجل (۶۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض وفات میں فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو محل سجدہ بنا لیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو روضہ مطہرہ کو کھول دیا جاتا مگر اندیشہ ہوا کہ کہیں سجدہ نہ ہونے لگے لہذا مخفی رکھا گیا ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا وہ (یہود و نصاریٰ) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین مخلوق ہوں گے۔

www.alahazratnetwork.com

حدیث نمبر 30

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل اللہ الیہود و النصارى اتخذوا قبور انبیاء ہم مساجداً (۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو ہلاک کرے انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا

حدیث نمبر 31

عن عبید اللہ بن عبد اللہ ان عائشۃ و عبد اللہ بن عباس قالما نزلت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طفق یطرح قمیصۃ لہ

علیٰ وجہہ فاذا اغتم كشفها عن وجهه فقال وهو كذلك لعنة
الله علی اليهود و النصارى اتخذوا قبور انبياءهم مساجداً يحذر
مثل ما صنعوا۔ (۶۵)

حضرت عائشہ اور حضرت عبد بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں روح اقدس کے
نزع کے وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم چادر مبارک روئے انور پر ڈال لیتے
تھے جب ناگواری ہوتی ہٹا دیتے اسی حالت میں فرمایا اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر
لعنت بھیجے انہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا آپ نے
(اپنے مزار مبارک کے ساتھ) ایسا عمل کرنے سے ڈرایا۔

حدیث نمبر 32

عن علی یعنی ابن ابی طالب قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ائذن للناس علی فاذا ذنت قال لعن
الله قوماً اتخذوا قبور انبيائهم مسجداً ثم اغمی فلما افاق قال یا
علی ائذن للناس علی فاذا ذنت للناس علیہ فقال لعن الله قوماً
اتخذوا قبور انبيائهم مسجداً ثم اغمی علیہ فلما افاق قال یا علی
ائذن للناس فاذا ذنت لهم فقال لعن الله قوماً اتخذوا قبور انبيائهم
مسجداً ثم اغمی علیہ فلما افاق قال یا علی ائذن للناس فاذا ذنت
لهم فقال لعن الله وقوماً اتخذوا قبور انبيائهم مسجداً ثلاثاً فی
مرض موتہ (۶۶)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے مرض وصال میں مجھے
فرمایا لوگوں کو میرے پاس حاضر ہونے کی اجازت دو، چنانچہ میں نے لوگوں کو

اجازت دی آپ نے فرمایا اس قوم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا، پھر آپ پر غشی طاری ہو گئی جب افاقہ ہوا تو فرمایا اے علی لوگوں کو میرے پاس بلاؤ میں نے لوگوں کو بلایا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس قوم پر جنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ تین مرتبہ اسی طرح ہوا۔ تیسری بار بھی افاقہ پر آپ نے یہی بات فرمائی یہ مرض وصال کا واقعہ ہے۔

حدیث نمبر 33

عن اسامة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في مرضه الذي مات فيه اذخلوا اعلی اصحابی فدخلوا علیه وهو متقنع ببردة معافری فقال لعن الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجداً (۶۷) www.alahazratnetwork.org

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں فرمایا میرے صحابہ کرام کو میرے پاس لاؤ وہ داخل ہوئے تو آپ نے معافری چادر سے چہرہ ڈھانپا ہوا تھا آپ نے پردہ ہٹایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت بھیجے انہوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

حدیث نمبر 34

عن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان من شرار الناس من تدركهم الساعة وهم احياء ومن يتخذ القبور مساجد (۶۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بدترین لوگ وہ ہیں جو قیام قیامت کے وقت زندہ ہوں گے اور جنہوں نے قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

حدیث نمبر 35

عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مرفوعاً) قال من شرار الناس من يتخذوا القبور مساجد (۶۹)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین لوگوں میں سے ہیں وہ جو قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے ہیں

حدیث نمبر 36 تا 37

صحیح بن مسلم میں ابن جنبد رضی اللہ عنہ سے اور معجم طبرانی میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے

www.alahazratnetwork.org

مروی ہے فرماتے ہیں

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان يموت نجس وصويقول الا وان من كان قبلکم کانوا يتخذون قبور الانبياءهم وصالحيهم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد اني انھاکم عن ذلک (۷۰)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پانچ دن پہلے سنا آپ فرماتے تھے سنو! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کرام اور بزرگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بناتے تھے خبردار! تم قبروں کو جائے سجدہ مت بنانا میں تمہیں اس سے روکتا

ہوں۔

حدیث نمبر 38

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی۔

اللهم لا تجعل قبري وثناً لعن الله قوماً اتخذوا قبور انبيائهم

مساجد (۷۱)

یا اللہ! میری قبر انور کو بت نہ ہونے دینا اس قوم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جس نے

اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

حدیث نمبر 39.

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبيائهم

مساجد (۷۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہو گا جنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی

قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

حدیث نمبر 40

عن عمرو بن دينار روى عن الصلوة وسط القبور قال ذكر لي

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو اسرائيل اتخذوا

قبور انبيائهم مساجد فلعنهم الله تعالى (۷۳)

حضرت عمرو بن دینار سے قبروں کے درمیان میں نماز پڑھنے کے بارے میں پو

چھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے بتایا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بنی اسرائیل اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بناتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر

لعنت فرمائی۔

ان تمام دلائل کے بعد یہ بات واضح طور پر سامنے آئی کہ اعلیٰ حضرت نہ تو سجدہ تعظیمی کے قائل اور نہ ہی اس جیسی کسی بھی بدعت سیدہ کو پسند کرتے ہیں بلکہ آپ نے ان تمام بدعات کو جو دین میں شامل ہوتی رہیں ان کی سختی سے مخالفت کی اور اس کے خلاف بھرپور طریقے سے اور قوی دلائل و براہین سے رد کیا اور دین کی ہر سمت میں تجدیدی کارنامے انجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو تمام بدعات و سننات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿ماخذ و مراجع﴾

- (1) اسحاق بن ابرہیم، شاشی اصول الشاشی، ص ۱۰۴، مطبع مجتہائی دہلی
- (2) قرآن مجید 21/33
- (3) محمد بن اسمعیل، امام صحیح بخاری 1080/2 قدیمی کتب خانہ کراچی
- (4) شہاب الدین، عسقلانی، فتح الباری شرح بخاری 10.9/17 مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
- (5) عبدالحق دہلوی، شیخ محدث، اشعة اللمعات، 125/1، مکتبہ نوریہ رضویہ و کٹوریہ مارکیٹ سکھر
- (6) مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم 77/2، وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان اسلام آباد
- (7) عبدالحق دہلوی، شیخ محدث، اشعة اللمعات، 125/1، مکتبہ نوریہ رضویہ و کٹوریہ مارکیٹ سکھر
- (8) القرآن (80/3)
- (9) عبد بن حمید، مسند عبد بن حمید بحوالہ الزبدۃ الزکیۃ (امام احمد رضا بریلوی) ص 11
- (10) الاکلیل فی استنباط التنزیل بحوالہ (امام احمد رضا بریلوی) ص 11
- (11) محمد بن احمد جلال الدین، تفسیر الجلالین ص 55 ملک سراج الدین اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور

- (12) جارا اللہ محمود بن عمر زحشری، تفسیر کشاف 440/1 مطبوعہ انتشارات آفتاب، تہران ایران
- عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی، تفسیر مدارک (نفسی 166/1 دارالکتب العربی بیروت لبنان
- (13) عبداللہ بن عمر بیضاوی، انوار التنزیل المعروف بیضاوی 44/1 شرکتہ مکتبہ المطبوعہ المصطفیٰ البابی مصر
- (14) فخر الدین رازی تفسیر کبیر 121/8 مکتبہ بیہ مصر
- (15) سلیمان بن عمر الجعفی الشافعی، الفتوحات الالہیہ (جمل 291/1 مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
- (16) احمد بن محمد بن عمر شہاب الدین خفاجی حاشیہ الشہاب (عنایت القاضی وکفایۃ الراضی) 41/3 دارصادر بیروت
- (17) حسن بن محمد بن حسین قمی نیشاپوری، غرائب القرآن 235/3 مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
- (18) احمد رضا بریلوی، امام، الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیہ ص 13 نوری کتب خانہ اسلام گنج لاہور
- (19) محمد بن حافظ الدین، وحیہ بحوالہ الزبدۃ الزکیۃ ص 13 نوری کتب خانہ اسلام گنج لاہور
- (20) احمد رضا بریلوی، امام، الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیہ ص 14 نوری کتب خانہ اسلام گنج لاہور
- (21) احمد رضا بریلوی، امام، الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیہ ص 15 نوری کتب خانہ اسلام گنج لاہور
- (22) احمد رضا بریلوی، امام، الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیہ ص 7-8 نوری کتب خانہ اسلام گنج لاہور
- (23) ابن حبان صحیح ابن حبان 183/7 المکتبۃ الاثریہ سائیکہ ہل، شیخوپورہ
- علی ابن ابی بکر عثمی، نور الدین، کشف الاستار عن زوائد الزبدۃ 176/2 موسسہ الرسالہ بیروت
- احمد بن حسین ابن علی بیہقی السنن الکبریٰ 291/7 دارصادر بیروت
- حاکم نیشاپوری، ابو عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین 189/2 دارالفکر بیروت
- (24) محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ص 138 کتب خانہ رشیدیہ دہلی
- (25) مسند بزار بحوالہ نسیم الریاض (احمد شہاب الدین خفاجی 80/3 دارالفکر بیروت
- (26) احمد بن حنبل امام مسند امام احمد بن حنبل 158/3-159 المکتب الاسلامی للطباعة والنشر بیروت

- احمد بن عبد اللہ اصہبانی، ابو نعیم، دلائل النبوة 137/2 عالم الکتب، بیروت
- (27) عبد العظیم بن عبد القوی، منذری، الترغیب والترہیب 55/3 مکتبہ المصطفیٰ البابی مصر
- (28) احمد بن عبد اللہ اصہبانی ابو نعیم، دلائل النبوة 135/2 عالم الکتب بیروت
- (29) علی القاری ملا، شرح شفاء بر حاشیہ نسیم الریاض 80/3 دار الفکر بیروت
- (30) احمد شہاب الدین خفاجی، نسیم الریاض 80/3 دار الفکر بیروت
- (31) احمد بن عبد اللہ اصہبانی، ابو نعیم، دلائل النبوة 137/2 عالم الکتب بیروت
- (32) احمد بن حنبل، امام، مسند امام احمد بن حنبل 173-172/4 المکتب الاسلامی بیروت
- سلیمان بن احمد ابوالقاسم طبرانی، المعجم الکبیر 261/22 المکتبۃ القیصلیہ
- احمد بن عبد اللہ اصہبانی ابو نعیم دلائل النبوة 136/2 عالم الکتب بیروت
- حاکم نیشاپوری، ابو عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین 618/2 دار الفکر بیروت
- (33) محمد مہدی القاسی، مطالع المراءات ص 21 مکتبہ نوریہ فیصل آباد
- (34) احمد بن حنبل امام، مسند امام احمد بن حنبل 79/6 المکتب الاسلامی بیروت
- (35) احمد بن عبد اللہ اصہبانی ابو نعیم دلائل النبوة 136/2 عالم الکتب بیروت
- (36) احمد بن عبد اللہ اصہبانی ابو نعیم دلائل النبوة 136/2-137 عالم الکتب بیروت
- (37) سلیمان بن احمد ابوالقاسم طبرانی، المعجم الکبیر 356/11 المکتبۃ القیصلیہ
- (38) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، سنن دارمی ص 19-18 دار المحاسن للطباعة قاہرہ مصر
- ابوبکر بن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبہ 491/11 ادارۃ القرآن والعلوم اسلامیہ
- (39) جلال الدین سیوطی، امام، منایل الصفائی احادیث السنہ (بحوالہ الزبدۃ الزکیہ) ص 27 نوری کتب خانہ
- لاہور
- (40) احمد بن محمد قسطلانی، مواہب اللدنیہ 162 المطبعة القاہرہ مصر

- (41) محمد مہدی القاسی مطالع المرات ص 241 مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
- (42) محمد بن عبد الباقی، زرقانی، شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ 62/5 المطبعة القاهرة مصر
- (43) احمد بن عبد اللہ اصحابانی، ابو نعیم، دلائل النبوة 138/2 عالم الکتب بیروت
- (44) حاکم نیشاپوری، ابو عبد اللہ، المستدرک علی النجاشی 620/2 دار الفکر بیروت
- (45) محمد بن یزید، ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ ص 134 ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
- احمد بن حنبل، امام مسند امام احمد بن حنبل 381/4 المکتب الاسلامی بیروت
- (46) عبد العظیم بن عبد القوی، منذری، الترغیب والترہیب 56/3
- (47) سلیمان بن احمد طبرانی، ابوالقاسم، المعجم الکبریٰ 52-52/20 المکتبۃ الفیصلیہ
- (48) احمد بن حنبل، امام، مسند امام احمد بن حنبل 228-227/5 المکتب الاسلامی بیروت
- سلیمان بن احمد طبرانی، ابوالقاسم، المعجم الکبریٰ 174-175/20 المکتبۃ الفیصلیہ
- (49) احمد رضا بریلوی، امام، الزبدۃ الزکیۃ فی تحريم سجود التحية ص 31 نوری کتب خانہ اسلام گنج
- (50) حاکم نیشاپوری، ابو عبد اللہ، المستدرک علی النجاشی 187/2 دار الفکر بیروت
- سلیمان ابن اشعث، جستانی، سنن ابی داؤد ص 291 نور محمد اصح المطابع کراچی
- احمد بن حسین ابن علی بیہقی، السنن الکبریٰ 291/7 دار صادر بیروت
- (51) محمد بن احمد بن عثمان، ذہبی، حافظ، التلخیص بر حاشیہ المستدرک 187/2 دار الفکر بیروت
- (52) سلیمان بن احمد طبرانی، ابوالقاسم، المعجم الکبریٰ 208/5 المکتبۃ الفیصلیہ
- محمد بن عیسیٰ ابو عیسیٰ، ترمذی جامع ترمذی ص 187 نور محمد کتب خانہ کراچی
- (53) عبد بن احمد بن مسعود، نسفی، مدارک التنزیل 42/1 دار الکتب العربی بیروت
- (54) محمد بن عمر، رازی، امام تفسیر کبیر 213/2 مکتبہ بیہ مصر
- (55) محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، ترمذی جامع ترمذی ص 390 نور محمد کارخانہ کتب کراچی

- (56) احمد بن محمد بن مسلمہ، طحاوی، شرح معانی الآثار 2/399 ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
- (57) محمد بن عیسیٰ، ابوعیسیٰ، ترمذی جامع ترمذی ص 170 نور محمد کارخانہ کتب کراچی
- سلیمان بن اشعث بختانی، سنن ابی داؤد ص 460، نور محمد اصح المطابع کراچی
- احمد بن حنبل، امام، مسند امام احمد حنبل 4/135 المکتب الاسلامی بیروت
- احمد بن محمد بن مسلمہ، طحاوی، شرح معانی الآثار 1/296 ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
- مسلم بن حجاج قشیری، نیشاپوری، صحیح مسلم 1/312 وفاقی وزارت تعلیم پاکستان اسلام آباد
- (58) سلیمان ابن طبرانی، ابوالقاسم، المعجم الکبریٰ 1/376 المکتبۃ الفیصلیہ
- (59) نور الدین علی بن ابی بکر ہاشمی، موارد الظلمان الی زوائد حبان ص 105 مکتبہ سلفیہ 21 شارع الفیصل مکہ مکرمہ
- (60) عبدالرحمن، جلال الدین، سیوطی، جامع الصغیر مع فیض القدر 6/318 دار المعرفت بیروت
- (61) ابوالفرج، کتاب العلل بحوالہ الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ ص 35 نوری کتب خانہ اسلام گنج
- (62) محمد بن اسمعیل، بخاری، صحیح بخاری 1/61 وفاقی وزارت تعلیم اسلام آباد پاکستان
- عبدالرزاق بن ہمام صنعانی، مصنف عبدالرزاق 1/404 المکتب الاسلامی بیروت
- احمد بن حسین ابن علی بیہقی السنن الکبریٰ 2/435 دار صادر بیروت
- (63) احمد بن شعیب نسائی، سنن نسائی 288 نور محمد کارخانہ کتب کراچی
- مسلم بن حجاج قشیری، نیشاپوری، صحیح مسلم 1/200 وفاقی وزارت تعلیم پاکستان اسلام آباد
- محمد بن اسمعیل، بخاری، صحیح بخاری 1/177 وفاقی وزارت تعلیم اسلام آباد پاکستان
- احمد بن حنبل، امام، مسند امام احمد بن حنبل 6/80 المکتب الاسلامی بیروت
- (64) محمد بن اسمعیل، بخاری، صحیح بخاری 1/62 وفاقی وزارت تعلیم اسلام آباد پاکستان
- مسلم بن حجاج قشیری، نیشاپوری، صحیح مسلم 1/201 وفاقی وزارت تعلیم پاکستان اسلام آباد

- سلیمان بن اشعث جستانی، سنن ابی داؤد ص 460، نور محمد ص 460، المطالع کراچی
- مالک بن انس، امام، موطا امام مالک ص 698، میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب کراچی
- محمد بن حسن، امام، موطا امام محمد ص 172، وفاقی وزارت تعلیم اسلام آباد پاکستان
- عبدالرزاق بن ہمام صنعانی، مصنف عبدالرزاق 406/1 المکتب الاسلامی بیروت (65)
- عبداللہ بن محمد درامی، شیخ الاسلام سنن درامی 267 نشر السنہ ملتان
- مسلم بن حجاج قشیری، نیشاپوری، صحیح مسلم 201/1 وفاقی وزارت تعلیم پاکستان اسلام آباد
- علی بن ابی بکر عیسیٰ، مجمع الزوائد 28/2-27 دار الکتاب بیروت لبنان (66)
- سلیمان داؤد مسند ابی داؤد طیالسی ص 88 دار المعرفہ بیروت (67)
- سلیمان ابن طبرانی، ابوالقاسم، المعجم الکبریٰ 167/1 المکتبۃ الفیصلیہ
- احمد بن حنبل، امام، مسند امام احمد بن حنبل 204/5 المکتب الاسلامی بیروت
- سلیمان ابن طبرانی، ابوالقاسم، المعجم الکبریٰ 232/10 المکتبۃ الفیصلیہ (68)
- احمد بن حنبل، امام، مسند امام احمد بن حنبل 405/1 المکتب الاسلامی بیروت
- عبدالرزاق بن ہمام صنعانی، مصنف عبدالرزاق 405/1 المکتب الاسلامی بیروت (69)
- مسلم بن حجاج قشیری، نیشاپوری، صحیح مسلم 201/1 وفاقی وزارت تعلیم پاکستان اسلام آباد (70)
- سلیمان ابن طبرانی، ابوالقاسم، المعجم الکبریٰ 41/19 المکتبۃ الفیصلیہ
- مالک بن انس، امام، موطا امام مالک ص 159، میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب کراچی (71)
- مالک بن انس، امام، موطا امام مالک ص 698، میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب کراچی (72)
- علی بن ابی بکر عیسیٰ، مجمع الزوائد 28/2 دار الکتاب بیروت لبنان
- عبدالرزاق بن ہمام صنعانی، مصنف عبدالرزاق 405/1 المکتب الاسلامی بیروت (73)